© rasailojaraid.com

۹۸۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ الحق اپنی زندگی کے تین سال پورے کر کے اس شمارہ سے چھٹے سال میں قدم رکھا، زندگی کے اس مختصر سفر میں اسے پھولوں کا بھی سامنا کرنا پڑا اور کانٹوں کا بھی مگر اس رحیم وکریم کی نگاہِ کرم کے صدقے اس راہرو حق کے سفر میں کہیں رکاوٹ نہ آئی جو کچھ ہو سکا اسی کے چشمۂ فیض کی کرشمہ سازی تھی، آئندہ جو ہوگا اسی کے فضل وکرم کا نتیجہ ہوگا۔ ہمیں اپنے قارئین کی حق نوازی سے امید ہے کہ وہ الحق کی زیادہ سے زیادہ اشاعت، مقاصد وعزائم سے ہم آہنگی اور ہماری لغزشوں سے درگذر کے لیے دست بدعا رہیں گے۔ مقصود اوّل وآخر دین کی اشاعت اور حق وباطل کی تفریق ہے۔ خداوند کریم ہمیں اپنے مقاصد سے بہتر سے بہتر شکل میں ہمکنار ہونے کی توفیق دے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

بالآخر پاکستان کے غیور اور جسور مسلمانوں کو فتح ہوئی اور ادارہ تحقیقات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کو بقول ان کے ملک کو فساد اور انتشار سے بچانے کی خاطر اپنے منصب سے مستعفی ہونا پڑا یا بقول ایک وزیر کے صدر صاحب نے انہیں الگ کر دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اسطرح حکومت اور ملک کو اس صورتحال سے بچا لیا گیا جو کچھ عرصہ اور ڈاکٹر صاحب کے اپنے عہدہ پر قائم رہنے کی صورت میں انتشار اور عالم اسلام میں پاکستان کی بدنامی کا ذریعہ بنتی۔ حکومت کے تدبّر اور سیاسی بصیرت کے ساتھ ساتھ یہ واقعہ یہاں کے کروڑوں مسلمانوں کی دینی حمیّت، اعلاءِ حق کے لئے ایمانی جرأت، دین سے سچی محبت اور اسلام کی برتری اور عظمت کی واضح علامت ہے مسلمانوں کا یہ جوش وخروش اور ایمان ویقین کے ولولہ انگیز مظاہرے اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ ابھی ہماری دینی حس اور ہمارا ایمانی جذبہ اتنا کمزور نہیں ہوا کہ اسلام کو اتنی آسانی سے ملک بدر کیا جا سکے یہ معاملہ اس امر کا بھی غماز ہے کہ اصل طاقت عامۃ المسلمین اور اہلِ حق کی ہے، حق کا فیصلہ عوام کی عدالت اور اصلی ونقلی اسلام کی تمیز جمہور اسلام کے ہاتھ میں ہے۔ مگر کیا یہی کچھ ہمارے اطمینان کے لئے کافی ہے۔؟ اور کیا ڈاکٹر صاحب کی علیحدگی جمہور امت کے احساسات کی سچائی اور معقولیت تسلیم کر لینے کا نتیجہ ہے۔؟ یا پھر دقتی

© rasailojaraid.com